ہفت روزہ رسالہ: 482
WEEKLY BOOKLET: 482

(امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "منہاج العابدین" سے تیسری قسط)

# نجات دِلانے والی باتیں

(صفحات: ۱۶)


| | | | |
|---|---|---|---|
| توکُّل پیدا کرنے کا طریقہ | 02 | خود پسندی کا علاج | 05 |
| نعمت کو باقی رکھنے کا طریقہ | 11 | قابلِ رشک کون؟ | 16 |

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

# نجات دِلانے والی باتیں

**دُعائے عطّار:** یا اللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "نجات دلانے والی باتیں" پڑھ یا سُن لے اُسے امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کے صدقے اپنی اصلاح کی توفیق نصیب کر اور اس کو ماں باپ اور خاندان سمیت جنّتُ الفِردوس میں بے حساب داخلہ عطا فرما۔
اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

## دُرُود شریف کی فضیلت

**فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم:** تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔

(فردوس الاخبار، 1/ 422، حدیث:3149)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

## ﴿1﴾ اللہ پاک کو "صابِر" کہنا کیسا؟

اللہ پاک کے لیے لفظ "صابِر" اس معنٰی میں بولا جاتا ہے کہ اس نے مُجرِموں سے عذاب کو روکا ہوا ہے اور وہ عذاب دینے میں جلدی نہیں فرماتا۔ (منہاج العابدین، ص123)

## ﴿2﴾ ہے صبر تو خزانۂ فِردوس بھائیو!

جب تم سے کوئی چیز فوت (یعنی ضائع) ہو جائے تو کوشش کرو کہ دوسری (یعنی صَبر) فوت نہ ہو۔ (منہاج العابدین، ص134)

## ﴿3﴾ رَبُوبِیَّت اور عُبودِیَّت کے معنٰی

ایک بُزُرگ رحمۃُ اللہِ علیہ سے پوچھا گیا: عُبودِیَّت (یعنی بندہ ہونا) کیا ہے اور رَبُوبِیَّت (یعنی


www.dawateislami.net

ربّ ہونا) کیا ہے؟ انہوں نے ارشاد فرمایا: ربّ ہونا یہ ہے کہ اللہ پاک جو چاہے حکم فرمائے اور بندہ ہونا یہ ہے کہ اُس کے ہر حکم پر راضی رہے۔ (منہاج العابدین، ص133)

## ﴿4﴾ تَوَکُّل پیدا کرنے کا طریقہ

اللہ پاک جب کسی وقت تم سے دنیا یا رِزق کو روک دے تو تم کہو: اے نفس! اللہ پاک تیرے حال کو تُجھ سے زیادہ جانتا ہے اور وہ تُجھ پر سب سے زیادہ مہربان بھی ہے، جب وہ کُتّے بلکہ غیر مسلم کو اپنا دشمن ہونے کے باوجود روزی دیتا ہے، میں تو اُس کا بندہ، اُسے پہچاننے اور ایک ماننے والا ہوں، کیا وہ مجھے ایک روٹی بھی نہیں دے سکتا؟ اے نفس! اچھی طرح جان لے کہ اس نے کسی بڑے فائدے کے لیے ہی تجھ سے رزق روکا ہے اور عَنْقَریب اللہ پاک تنگی کے بعد آسانی فرمائے گا پس تھوڑا صَبْر کرلے۔ (منہاج العابدین، ص138)

## ﴿5﴾ مُصیبت پر صَبْر

اے غموں میں قید شخص! (مُتوجّہ ہو) جب تجھے زیادہ تنگی ہو تو سورۂ اَلَمْ نَشْرَح میں غور کر، تُو دیکھے گا کہ ایک تنگی کا ذکر دو آسانیوں کے درمیان ہے جب تو اسے بار بار پڑھے گا تو خوش ہو جائے گا۔ (منہاج العابدین، ص137)

## ﴿6﴾ نفس کو گناہوں سے روکنے کا طریقہ

نفس بہت زیادہ بُرائی کا حکم دیتا، بُرائی کی طرف مائل ہوتا اور فِتنوں کا شوق رکھتا ہے، اسے بہت زیادہ ڈرا دھمکا کر ہی ان (گناہوں بھری) باتوں سے روکا جا سکتا ہے، فِطْری طور پر یہ ایسا آزاد ہے جس میں حَیا ہے نہ وَفا۔ (منہاج العابدین، ص139)

## ﴿7﴾ سچّا شوق

غم: کھانے سے روکتا ہے۔ خوف: گناہوں سے روکتا ہے۔ اُمّید: عبادات کی ہمّت



www.dawateislami.net

پیدا کرتی ہے اور موت کی یاد: غیر ضروری شے سے بے رغبت کرتی ہے۔ جو اپنے مَطْلوب ومقصود کو پہچان لیتا ہے اس کے لئے کوشش کرنا آسان ہو جاتا ہے، جسے کوئی شے پسند آجائے اور اسے پانے کا بھرپور شوق اُبھرنے لگے تو بندہ اس کے لیے ہر مَشَقَّت برداشت کرتا ہے اور کسی تکلیف کی کوئی پروا نہیں کرتا۔ (منہاج العابدین، ص140)

## ﴿8﴾ جنّتی شخص کے اوصاف

مُصیبت و تنگ حالی برداشت کرنا اسے نقصان نہیں دیتا جس کا ٹھکانا جنّتُ الفِردوس ہو۔ تم اُسے (یعنی جس کا ٹھکانہ جنّت ہے) غم میں ڈوبا، خوفزدہ، گھبرایا ہوا اور پُرانے کپڑوں میں مسجدوں کی طرف جاتا دیکھو گے۔ (منہاج العابدین، ص141)

## ﴿9﴾ جبریلِ امین علیہ السّلام کا خوفِ خدا

مَروِی ہے کہ صادق وامین آقا، دوعالَم کے داتا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت سیِّدُنا جبریلِ امین علیہ السّلام کو (اللہ پاک کے چُھپے فیصلے کے خوف سے) کعبۂ مُعظَّمہ کے پَردوں سے لِپٹ کر گریہ وزاری کرتے اور یہ دعا کرتے دیکھا کہ **"الٰہی! میرا نام نہ بدلنا اور میرے جسم کو تبدیل نہ فرمانا۔"** (منہاج العابدین، ص146)

## ﴿10﴾ غم تین طرح کے ہیں

بعض بزرگوں رحمۃُ اللہِ علیہم نے فرمایا غم تین طرح کے ہیں: ﴿1﴾ طاعت اور نیکی کا غم کہ شاید وہ قبول نہ ہو۔ ﴿2﴾ گناہ اور مَعْصِیت کا غم کہ شاید بخشے نہ جائیں ﴿3﴾ مَعْرِفتِ اِلٰہی (یعنی اللہ پاک کی پہچان) کا غم کہ وہ کسی وقت چِھن نہ جائے۔ (منہاج العابدین، ص155)

## ﴿11﴾ کب خوف اور کب رَجا (یعنی اُمّید) ہونی چاہئے؟

اگر تم پوچھو کہ کیا کسی مخصوص حالت میں خوف اور اُمّید میں سے کسی ایک کو ترجیح ہو


www.dawateislami.net

سکتی ہے؟ تو جان لو کہ اگر بندہ صحّت و تندُرستی کی حالت میں ہو تو "**خوف**" زیادہ بہتر ہے اور بیماری و کمزوری کی حالت میں "**اُمّید**" بہتر ہے، خاص طور پر جب سفرِ آخرت پر روانگی (یعنی موت) کا وقت ہو تو رحمتِ الٰہی سے امّید غالب ہونی چاہیے۔ میں نے (یعنی امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ) عُلَمائے کرام سے ایسا ہی سُنا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ حدیثِ قُدسی میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: "میں ان لوگوں کے پاس ہوتا ہوں جن کے دل میرے خوف سے ٹُوٹ چُکے ہیں۔" (حلیۃ الاولیاء، 4/34، قول نمبر: 4664)(منہاج العابدین، ص156)

## ﴿12﴾ اللہ پاک سے حُسنِ ظَن

اللہ پاک سے حُسنِ ظَن (یعنی اچھے گُمان) کا مطلب یہ ہے کہ اس کی نافرمانی سے بچا جائے، اس کے عذاب سے ڈرا جائے اور اس کی عبادت میں خوب کوشش کی جائے۔ (منہاج العابدین، ص156)

## ﴿13﴾ جیسی اُمّید ویسا عمل

تم نجات کی امّید رکھتے ہو مگر اُس کے راستوں پر نہیں چلتے، سُنو! کشتی خُشکی پر نہیں چَل سکتی۔ (منہاج العابدین، ص157)

## ﴿14﴾ جُھوٹی آرزو، دھوکا اور غفلت

عبادت میں محنت و کوشش کے بغیر حُسنِ ظَن نہیں بلکہ جھوٹی آرزو اور دھوکا و غفلت ہے۔ اس بنیادی بات سے عبرت پکڑو، نیکوں کے حالات پر غور کرو اور خوابِ غفلت سے بیدار ہو جاؤ اور توفیق دینے والا تو اللہ پاک ہی ہے۔ (منہاج العابدین، ص157)

## ﴿15﴾ بخیل و رِیاکار پر جنّت حرام

حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنّت نے گفتگو کی اور کہا: "**میں ہر بخیل اور رِیاکار پر حرام ہوں۔**" (تاریخ ابن عساکر، 52/151، حدیث: 6133)(منہاج العابدین، ص160)



www.dawateislami.net

## ﴿16﴾ سورۂ واقِعہ کی بَرَکات

رزق کے مُعاملے میں سختی اور تنگدستی کے وقت سورۂ واقِعہ پڑھنے کے مُتعلِّق حضور نبیِ اَکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم سے احادیث وواقعات مَروِی ہیں، حتّٰی کہ بوقتِ وصال جب حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رضی اللہُ عنہ کو اس بات پر مَلامَت کی گئی کہ آپ نے اپنی اولاد کے لیے کوئی مال نہیں چھوڑا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: میں ان کے لیے سورۂ واقِعہ چھوڑے جارہا ہوں۔ (منہاج العابدین، ص165)

## ﴿17﴾ سورۂ واقِعہ قَناعَت پیدا کرتی ہے

اکثر اوقات تم سورۂ واقعہ پڑھنے کے بعد دل میں قَناعَت محسوس کروگے اور کمزوری اور زیادہ کھانے کی حِرْص کو بھی ختم پاؤ گے نیز تمہیں اپنے اندر کھانے پینے سے بے نیازی بھی محسوس ہوگی، جس نے اس کا تجربہ کیا وہ ان باتوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔

(منہاج العابدین، ص166)

## ﴿18﴾ خود پسندی کا علاج

خود پسندی کی حقیقت اپنے نیک عمل کو بڑا سمجھنا ہے اور خود پسندی کی ضِد (یعنی اُلٹ) احسان کو یاد کرنا ہے اور وہ یوں کہ بندہ سمجھے یہ عمل اللہ پاک کی توفیق سے ہوا ہے۔

(منہاج العابدین، ص166-167)

## ﴿19﴾ کیا یہ کُھلا نقصان نہیں؟

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۙ (پ28، الطلاق:12)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انہی کے برابر زمینیں حکم ان



www.dawateislami.net

کے درمیان اُترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

یہاں اللہ پاک گویا یہ ارشاد فرما رہا ہے: آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے میں نے بنایا ہے اور اس میں میری کاریگری کے بہترین اور عُمدہ نَمونے ہیں اور میں نے تیرے دیکھنے کو کافی جان لیا ہے تاکہ تو جان لے کہ میں قادِر (یعنی قُدرت رکھنے والا) بھی ہوں اور عالِم (یعنی جاننے والا) بھی، جبکہ تیری حالت یہ ہے کہ کوتاہیوں اور عیبوں سے بھرپور صرف دو رَکعت پڑھتا ہے مگر تُو اس کو کافی نہیں سمجھتا کہ میں تجھے دیکھ رہا ہوں، تیرے عمل کو جانتا ہوں، تیری تعریف کرتا ہوں اور تیرا عمل قبول کرتا ہوں بلکہ تو چاہتا ہے کہ لوگ تیرا عمل جانیں اور اس کی وجہ سے تیری تعریف کریں، کیا یہ وفاداری ہے؟ کیا یہ عقلمندی ہے؟ کیا کوئی عقلمند اِسے اپنے لئے پسند کرتا ہے؟ افسوس ہے تجھ پر! کیا تُو ناسمجھ ہے؟

اگر کسی شخص کے پاس کوئی قیمتی پتّھر ہو جسے بیچ کر وہ ایک لاکھ دِینار حاصل کرسکتا ہو مگر وہ اسے ایک پیسے کا بیچ دے تو کیا یہ بہت بڑی بے وقوفی اور بڑا نقصان نہیں؟ ضرور اس کی کم عقلی کا ثبوت ہے۔ یونہی اللہ پاک کی رضا و خوشنودی اور ثواب کے مقابلے میں بندے کا لوگوں کی جانب سے تعریف کا خواہش مند ہونا لاکھوں دَراہِم بلکہ دنیا و مافیہا کے مقابلے میں ایک پیسے کے گھٹیا ہونے سے بھی زیادہ گھٹیا ہے۔ کیا یہ کُھلا نقصان نہیں کہ تم ایسی حقیر تعریفوں کے بدلے اللہ پاک کی بارگاہ سے ملنے والی نایاب عزّت و کرامت سے خود کو محروم کردو۔ (منہاج العابدین، ص169)

## ﴿20﴾ لوگ کسی چیز کے مالک نہیں

جسے اپنے ربّ سے ملنے کی اُمّید ہے وہ اس کے خوف سے خالص عمل کرتا ہے۔ اور لوگ کسی چیز کے مالک نہیں ہیں پھر تُو ان کے لیے بیکار کا دِکھاوا کیوں کرتا ہے؟ (منہاج العابدین، ص171)



www.dawateislami.net

## ﴿21﴾ بُرا اور جاہل انسان

تمہاری حیثیت یہ ہے کہ اگر تم اپنے شہر کے سردار (کسی بڑے آفیسر کے آفس میں مُلاقات کے لئے) داخلے کی اجازت مانگو تو وہ اکثر تمہیں اجازت نہیں دیتا، اگر اپنے مَحلّے کے کسی بڑے شخص (مثلاً ایم پی اے اور ایم این اے وغیرہ) سے بات کرنا چاہو تو اکثر وہ تم سے بات نہیں کرتا اور اگر تم اپنے بادشاہ کو سجدہ بھی کر دو تب بھی اکثر وہ تمہاری طرف توجّہ نہیں کرتا۔ جبکہ اللہ پاک نے تمہیں اجازت دے رکھی ہے کہ تم اس کی عبادت کرو، اس کی تعریف کرو، اس سے بات کرو بلکہ کُھل کر اپنی پریشانی اس پر پیش کرو، اپنی ضرورتیں اس سے طلب کرو اور اپنے سخت معاملات میں اُس کی مدد چاہو۔ پھر یہ کہ وہ تمہاری کوتاہی کے ساتھ ادا کی گئی دو رَکعت نماز سے بھی راضی ہو جاتا ہے بلکہ ان پر اس قدر ثواب عطا فرماتا ہے کہ کوئی انسان سوچ بھی نہیں سکتا مگر پھر بھی تم اپنی ان دو رَکعتوں پر خود پسندی میں مُبتَلا ہو، ان کو بہت کچھ سمجھتے ہو اور اس معاملے میں اللہ پاک کے اِحسان پر نظر نہیں رکھتے تو تم کتنے بُرے خادم اور کیسے جاہل انسان ہو؟ اور اللہ پاک ہی سے مدد کی درخواست ہے اور اسی کی بارگاہ میں اِس جاہل نَفْس کی شکایت ہے۔ (منہاج العابدین، ص174)

## ﴿22﴾ اللہ پاک کے لئے خالص دو رَکعت

جب رات میں تم دو رکعتیں پڑھنے کھڑے ہو تو تَصوُّر کرو کہ اس رات میں اللہ پاک کی عبادت کے لیے کتنے ہی خُدَّام زمین کے مختلف گوشوں، جنگلوں، سمندروں، پہاڑوں اور شہروں میں کھڑے ہیں ان میں اِستقامت والے، صِدّیقین، خوفِ خدا والے، دیدارِ الٰہی کا شوق رکھنے والے، رِیاضت و مُجاہَدہ کرنے والے، عاجِزی کرنے والے اور دنیا سے بے رغبت لوگ شامل ہیں۔ غور کرو کہ اس وقت بارگاہِ خداوندی میں خوفِ خدا سے لَرزتی جانوں،


www.dawateislami.net

پاک بدنوں، رونے والی آنکھوں، آباد دِلوں، پاک سینوں اور صاف سُتھرے اَعضا سے کس قدر صاف سُتھری اور خالِص عبادت و بندگی پیش ہو رہی ہو گی اور رہی تمہاری نماز تو اگرچہ تم نے اس کو اچھی طرح ادا کرنے میں اخلاص و پختگی کے ساتھ اپنی طاقت بھر کوشش کی ہو گی لیکن پھر بھی اس شہنشاہِ اعظم (اللہ ربُّ الْعِزّت) کی بارگاہ میں پیش ہونے کے قابل کہاں ہے اور اُن عبادات کے مقابلے میں اِس کی کیا حیثیت ہے جو وہاں پیش ہو رہی ہیں، بدن گناہوں سے آلودہ وناپاک تھا، زبان فُضُول اور گناہ بَھری باتوں سے لِتھڑی ہوئی تھی پھر ایسی نماز اس کی عالی شان بارگاہ میں پیش ہونے کے قابل کہاں تھی اور اِس میں کہاں یہ صلاحیت تھی کہ اِسے ربُّ الْعِزّت کی بارگاہ میں نَذر کیا جائے؟ (منہاج العابدین، ص175)

## ﴿23﴾ کیا کبھی ایسی کوشش کی؟

(امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ) ہمارے شیخ نے فرمایا: اے نادان! غور کر! کیا تو نے کبھی اپنی کوئی نماز آسمان کی طرف بھیجنے میں ایسی کوشش کی جیسی تو امیروں کے گھر کھانا بھیجنے میں کرتا ہے؟ (منہاج العابدین، ص175)

## ﴿24﴾ سراپا خطا ہُوں نگاہِ کرم ہو

حضرت سیِّدُنا عطا سُلَمی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِنتہائی مضبوطی اور خوبصورتی سے ایک کپڑا بُن کر تیّار کیا، پھر اسے اُٹھا کر بازار لے گئے اور ایک کپڑا بیچنے والے کو دِکھایا مگر اس نے قیمت بہت تھوڑی لگائی اور کہا: اس میں تو یہ یہ عیب ہیں۔ آپ نے کپڑا لیا اور بیٹھ کر بہت زیادہ روئے، دُکان دار کو اپنے کئے پر شرمندگی ہوئی، اُس نے معذرت کی اور آپ کی منہ مانگی قیمت پر کپڑا لینے کے لئے تیار ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: بات وہ نہیں جو تم سمجھ رہے ہو، یہ میرا پیشہ ہے اور میں نے اس کپڑے کو تیار کرتے ہوئے اس کی خوبصورتی اور مضبوطی میں


www.dawateislami.net

اپنی تمام تر کوشش صرف کر دی حتّٰی کہ اس میں کوئی عیب نظر نہ آیا پھر جب میں نے اسے عُیُوب کو جاننے والے ماہر پر پیش کیا تو اس نے اِس میں وہ عیب بتائے جن سے میں غافل تھا تو پھر کل جب رَبُّ العٰلَمِین کے سامنے ہمارے اعمال پیش کیے جائیں گے تو ان میں کس قدر عیب اور کوتاہیاں ظاہر ہوں گی جن سے آج ہم بے خبر ہیں۔(منہاج العابدین، ص176-177)

## ﴿25﴾ مقبول عمل کا ثواب

عظیم تابِعی بزرگ حضرت سیِّدُنا امام نَخَعی رحمۃُ اللہِ علیہ سے پوچھا گیا: فُلاں فُلاں عمل کا ثواب کتنا ہے؟ آپ نے فرمایا: عمل جب قبول ہو جائے تو اس کا ثواب شُمار نہیں کیا جاسکتا۔
(منہاج العابدین، ص177)

## ﴿26﴾ رابعہ بصریہ رحمۃُ اللہِ علیہا کا اخلاص

حضرتِ بی بی رابعہ بصریہ رحمۃُ اللہِ علیہا فرماتی ہیں: میرا جو بھی عمل ظاہر ہو جائے میں اسے کسی گنتی میں نہیں لاتی۔(منہاج العابدین، ص180)

## ﴿27﴾ نفس کو عبادت کی عادت ڈالئے

حضرتِ استاد اَبُو الْفَضْل رحمۃُ اللہِ علیہ فرمایا کرتے تھے: میں جانتا ہوں کہ میری عبادات مقبول نہیں۔ آپ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: میں جانتا ہوں کہ مقبول ہونے کے لیے عمل کن چیزوں کا محتاج ہے اور یہ بھی خبر ہے کہ میں ان چیزوں کو ادا نہیں کر پاتا تو یوں مجھے پتا ہے کہ میری عبادات مقبول نہیں۔ عرض کی گئی: تو پھر آپ عبادات کیوں کرتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اس اُمید پر کہ کسی دن اللہ پاک میری اصلاح فرمادے تو نفس نیکی کا عادی بَن چُکا ہو اور پھر مجھے نفس کو عبادت کی طرف پھیرنا نہ پڑے۔ یہ حال ان لوگوں کا ہے جو عبادات میں سخت محنت ومَشقَّت کرنے والے تھے۔(منہاج العابدین، ص180)


www.dawateislami.net

## ﴿28﴾ سب سے بڑا تحفہ

عبادت سے فَراغت کے وقت دل میں اس (یعنی توفیقِ اِلٰہی اور احسان) کی تکرار کروگے اور اللہ پاک سے مدد مانگو گے تو یہ طریقہ تمہیں رِیاکاری اور خود پسندی سے دور کر دے گا، تمہیں خالِص اللہ پاک کے لیے عبادت کرنے پر اُبھارے گا اور تمام حالات میں تم پر اللہ پاک کے احسان کو یاد کرنے میں لگائے رکھے گا۔ یوں تمہیں ایسی مقبول عبادتیں نصیب ہوں گی جن میں کوئی خرابی نہ ہو اور بِالْفرض اگر ایسی عبادت زندگی میں ایک ہی دفعہ حاصل ہو اور پھر کبھی مُیَسَّر نہ آئے تو بِلاشُبہ اصل میں یہی بڑی عبادت ہے۔ مجھے قسم ہے! اگرچہ ایسی عبادات کی تعداد کم ہو مگر ان کی قدر و قیمت بہت بڑی اور نفع بہت زیادہ اور انجام بہت اچھا ہے۔ ایسی توفیق بہت کم ملتی ہے اور اس چیز کے ساتھ بندے پر اللہ پاک کا فضل بہت بڑا ہے۔ **اب بتاؤ کہ "اس تحفے سے بڑا تحفہ کونسا ہوسکتا ہے جسے تمام جہانوں کا ربّ قبول فرمالے۔"**

(منہاج العابدین، ص186)

## ﴿29﴾ شُکْر کیا ہے؟

بندے کی طرف سے شُکْر ایسی تعظیم ہے جو اسے اپنے ساتھ احسان کرنے والے سے بے ادبی کرنے سے روک دیتی ہے اور (بندے میں) یہ کیفیت احسان کرنے والے کے احسان کو یاد کرنے اور ناشکری کرنے والے کی ناشکری کی وجہ سے اس کے بُرے حال کو یاد کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ (منہاج العابدین، ص189)

## ﴿30﴾ ایک دینی مسئلے کی لَذَّت

اللہ پاک نے جن لوگوں کو کسی دِینی نعمت علم یا عمل کے ساتھ خاص کیا حقیقت میں وہی لوگ اس نعمت کی قدر و قیمت کو زیادہ جاننے والے، اس کی زیادہ تعظیم کرنے والے، اور سب سے زیادہ اس کا شکر ادا کرنے والے ہوں گے بعض کو اللہ پاک نے اس سے محروم



www.dawateislami.net

رکھا تو یہ انہیں تقدیر کے مطابق نعمت سے ان کی بے پروائی اور تعظیم میں کوتاہی کی وجہ سے محروم رکھا ہے پھر اگر علم وعبادت کی تعظیم عوام اور بازاری لوگوں کے دِلوں میں بھی ویسی ہی ہوتی جیسی کہ عُلَما اور عبادت گزاروں کے دِلوں میں ہے تو وہ کبھی بازاروں کو ترجیح نہ دیتے بلکہ بازاروں کو چھوڑنا ان پر آسان ہو جاتا۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ جب کوئی فَقِیْہ (عالِم) کسی ایسے مسئلے کو واضح کرلیتا ہے جو پہلے اس پر واضح نہیں تھا تو اس کا دل کیسے خوشی سے جُھوم اُٹھتا ہے اور سُرور کتنا بڑھ جاتا ہے، اس کے دل میں اس کی قَدْر و مَنزِلت اتنی بڑھ جاتی ہے کہ اگر اسے لاکھوں دِینار بھی دیئے جاتے تو وہ اتنا خوش نہ ہوتا۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ فَقِیْہ کو کوئی دینی مسئلہ اَٹک جاتا ہے تو وہ سال بھر بلکہ 10 سال تک بلکہ 20 سال تک اس میں غور و فِکْر کرتا رہتا ہے مگر پھر بھی اُکتاتا نہیں حتّٰی کہ اللہ پاک اسے اس کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے تو وہ اسے اللہ پاک کا بہت بڑا احسان اور عظیم نعمت سمجھتا ہے اور اس پر خود کو دولت مَنْدوں سے بڑھ کر دولت مَنْد اور عزت داروں سے بڑھ کر عزت دار سمجھتا ہے۔
(منہاج العابدین، 193)

## ﴿31﴾ نعمت کو باقی رکھنے کا طریقہ

تم جب بھی بھلائی سے محروم ہوتے ہو اپنے نفس ہی کی وجہ سے ہوتے ہو لہٰذا خوب کوشش کرو تاکہ اللہ پاک کی نعمت کی قدر پہچانو اور کما حَقُّہٗ اس کی تعظیم کرو پھر تم اس (یعنی نعمت) کے اہل ہو جاؤ گے اور پھر ربّ تعالٰی نعمت کو تمہارے پاس باقی رکھ کر تم پر احسان فرمائے گا۔ (منہاج العابدین، ص194)

## ﴿32﴾ نعمت کی قدر نہ کرنے والے کا حال

وہ بادشاہ جو اپنے کسی غلام کو عزت دے، اُسے خاص کپڑے پہنائے، اپنا قُرب (یعنی نزدیکی) بخشے اور اسے اپنے تمام خادموں کا سردار بنا دے پھر اُسے اپنے دروازے پر موجود


www.dawateislami.net

رہنے کا حکم دے اور دوسری طرف یہ فرمان جاری کرے کہ اِس کے لئے فُلاں جگہ محل تعمیر کئے جائیں، بُلند تَخت بچھائے جائیں، طرح طرح کے کھانے سجائے جائیں، اس کے لئے خُدّام ہاتھ باندھے کھڑے رہیں یہاں تک کہ جب وہ بادشاہ کی خدمت سے واپس لوٹے تو اُسے اُن مَحلّات میں عزت کے ساتھ بادشاہ کی حیثیت سے ٹھہرایا جائے۔

اب بادشاہ کی خدمت اور اپنے بادشاہ بننے کے درمیان دن کی ایک گھڑی یا اس سے بھی کم وقت رہتا ہو اور اسی دوران یہ غلام بادشاہ کے دروازے پر جانوروں کی دیکھ بھال کرنے والے کسی نوکر کو روٹی کا ٹکڑا کھاتے یا کسی کُتّے کو ہڈّی چَباتے ہوئے دیکھے تو بادشاہ کی خدمت کو چھوڑ کر اُن کو دیکھنے میں مشغول ہو جائے اور شاہی انعامات کی طرف سے توجہ ہٹا کر روٹی کھانے والے نوکر کی طرف دوڑے اور اپنا ہاتھ پھیلا کر اس سے روٹی کا ٹکڑا مانگنے لگے یا ہڈی کے لئے کتے سے لڑنے لگے اور اُن پر رشک کرتے ہوئے ان کی اس حالت کو بڑا سمجھنے لگے تو کیا بادشاہ جب اس آدمی کو اِس حالت میں دیکھے گا تو یہ نہ کہے گا کہ اس بے وقوف اور کمینے شخص نے ہماری دی ہوئی عزت کا حق نہ پہچانا اور ہم نے اسے جو قیمتی لباس عطا فرمایا، اپنی بارگاہ میں قُرب دیا، اس پر اپنی خاص نظرِ عنایت کی اور اس کے لئے دولت کے ذخیرے اور کئی قسم کی نعمتیں مُہیّا کیں اِس نے ان کی قدر و قیمت کو سمجھا ہی نہیں، یہ تو بڑا جاہل ہے اور اِسے چیزوں کے درمیان تمیز ہی نہیں، اِس سے تمام اِنعام واِکرام چھین لو اور اسے ہمارے دروازے سے دُور کر دو تو یہی حال دنیا کی طرف مائل اور خواہش کی پیروی کرنے والے عبادت گزار کا ہوتا ہے حالانکہ اللہ پاک نے اسے عبادت، نعمتوں کی پہچان، شریعت اور احکام کی پہچان سے نوازا مگر وہ ان کی قدر و قیمت نہیں پہچانتا۔

(منہاج العابدین، ص195)



www.dawateislami.net

## ﴿33﴾ دنیا کا مال مُصیبت ہے

دنیا کا مال تو ایک مُصیبت ہے جس میں اللہ پاک ہر غیر مسلم، فرعون، بے دِین اور جاہل وفاسق کو مُبتَلا کرتا ہے جو کہ اُس کی ذلیل ترین مخلوق ہیں اور وہ اِس گھٹیا دنیا کو ہر نبی، صِدّیق اور عالِم وعابد سے دور رکھتا ہے جو کہ اُس کی بہترین مخلوق ہیں اور بعض اوقات تو انہیں روٹی کا ٹکڑا اور کپڑے کا چیتھڑا بھی نصیب نہیں ہوتا اور اللہ پاک انہیں احسان جَتاتا ہے کہ اس نے انہیں دنیا کی گندگی سے آلودہ نہیں فرمایا۔ (منہاج العابدین، ص197)

وضاحت! حضرت ابو صَفْوَان رُعَیْنی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں عرض کی گئی: اللہ پاک نے جس دنیا کی قرآنِ کریم میں مَذَمَّت بیان فرمائی ہے اس سے مُراد کیا ہے؟ اِرشاد فرمایا: ہر وہ کام جو تُو دنیا میں دنیا کی خاطِر کرے وہ مَذمُوم (یعنی بُرا) ہے اور ہر وہ کام جس سے آخِرَت (یعنی ثواب) مُراد ہو وہ دنیا نہیں۔ (قوت القلوب، 1/444)

امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: بعض صحابہ کرام رضی اللہُ عنہم کے پاس مال تھا لیکن ان کا مقصد سوال سے بچنا اور راہِ خدا میں خرچ کرنا تھا۔ (احیاء العلوم، 3/328) جب بندہ آخِرَت کی بہتری کی غَرَض سے دنیا میں سے کچھ لے گا تو اُسے دنیادار نہیں کہیں گے بلکہ اس کے حق میں دنیا آخِرت کی کھیتی ہو گی۔ (احیاء العلوم، 3/272) لہٰذا حضرتِ داؤد و سلیمان علیہما السّلام کی بادشاہت اور بعض صحابہ کرام علیہمُ الرّضوان اور اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے مالدار ہونے کی وجہ سے ان پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔

## ﴿34﴾ اپنوں سے عیش وآرام کی دُوری

اللہ پاک نے حضرت سیِّدُنا موسیٰ اور حضرت سیِّدُنا ہارون علیہما السّلام سے فرمایا: اگر میں چاہوں تو تمہیں ایسی زینت دوں جسے دیکھ کر فرعون جان لے کہ ایسی زینت اس کی طاقت


www.dawateislami.net

سے باہر ہے اور میں ضرور ایسا کر سکتا ہوں مگر میں تم دونوں سے دنیا دور کر کے تمہیں اس سے بے پروا کر دوں گا اور میں اپنے دوستوں کے ساتھ ایسا ہی کرتا ہوں، میں انہیں دنیاوی نعمتوں سے ایسے ہی دور رکھتا ہوں جیسے مہربان چَرْواہا اپنے اونٹوں کو خارِش زَدہ اونٹوں سے دور رکھتا ہے۔ میں اُنہیں دنیا کے عیش و آرام سے اس لئے دور نہیں رکھتا کہ ان کی میرے نزدیک کوئی اہمیت نہیں بلکہ اس لئے کہ وہ میری جانب سے عزت وانعام کو پورے طور پر حاصل کریں۔(منہاج العابدین، ص197)

## ﴿35﴾ بہت بڑی نعمت

ایک مرتبہ رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے سنا: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلَی الْاِسْلَام یعنی سب تعریفیں اللہ پاک کے لئے کہ اُس نے اسلام عطا فرمایا۔ تو ارشاد فرمایا: بے شک تم بہت بڑی نعمت پر اللہ پاک کی تعریف و حمد کر رہے ہو۔“

(شعب الایمان، 4/119، حدیث:4498)(منہاج العابدین، ص198)

## ﴿36﴾ ادائے شُکر میں بہترین کلمہ

منقول ہے کہ ادائے شُکر میں اللہ پاک کو سب سے پیارا اور بہترین کلمہ یہ ہے کہ بندہ یوں کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْعَمَ عَلَیْنَا وَھَدَانَا اِلٰی دِیْنِ الْاِسْلَام یعنی تمام تعریفیں اُس اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے ہم پر انعام فرمایا اور ہمیں دِینِ اسلام کی ہدایت بخشی۔

(منہاج العابدین، ص198)

## ﴿37﴾ دِین کی قدر کریں

حضرت سیِّدُنا سُفیان ثَوْری رحمۃُ اللہِ علیہ فرمایا کرتے تھے: جو اپنے دِین پر بے خوف ہو گا اُس سے دین چِھین لیا جائے گا۔(منہاج العابدین، ص198)



www.dawateislami.net

## ﴿38﴾ حفاظتِ ایمان کی دعا

حضرت ابراہیم بِن اَدْہَم رحمۃُ اللہِ علیہ فرمایا کرتے: تم کیسے بے خوف ہو سکتے ہو حالانکہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ علیہ السّلام نے اپنے ربّ کی بارگاہ میں (نہایت عاجزی وانکسار کے لئے) دعا کی اور حضرت سیِّدُنا یوسف علیہ السّلام نے دعا کی: ﴿تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا﴾ (پ13، یوسف:101) ترجمۂ کنز الایمان: ”مجھے مسلمان اٹھا۔“ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رحمۃُ اللہِ علیہ ہمیشہ یہ دعا کرتے تھے: ”اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ یعنی اے اللہ پاک! سلامتی عطا فرما، سلامتی عطا فرما۔“ ایسا لگتا گویا آپ کشتی میں ہیں اور ڈوبنے کا خوف ہے۔ (منہاج العابدین، ص199)

## ﴿39﴾ کہیں اسلام نہ چِھن جائے!

حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف بن اسباط رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت سیِّدُنا سُفیان ثَوْری رحمۃُ اللہِ علیہ کو پوری رات روتے دیکھا تو عرض کی: آپ گناہوں پر اس قدر روتے ہیں؟ انہوں نے ایک تِنکا اُٹھایا اور فرمایا: گناہ تو اللہ پاک کے نزدیک اس تِنکے سے بھی زیادہ معمولی ہیں، میں تو اس بات پر رو رہا ہوں کہ کہیں اللہ پاک مجھ سے اسلام نہ چِھین لے۔ اَلْعِیَاذُ بِاللہ (اللہ پاک کی پناہ۔) (منہاج العابدین، ص199)

## ﴿40﴾ ناشکری لے ڈوبی

ایک عارِف باللہ (یعنی اللہ پاک کی پہچان رکھنے والے) بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ کسی نبی علیہ السّلام نے اللہ پاک سے بَلْعَم بن باعُورا کے بارے میں پوچھا کہ وہ اتنی عزت وشان کے بعد کیسے مردود ہوگیا؟ تو اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: جو کچھ میں نے اُسے دیا تھا اس پر اس نے ایک دن بھی میرا شکر ادا نہیں کیا، اگر وہ ایک مرتبہ بھی میرا شکر ادا کر لیتا تو مَیں اس سے اپنی عطائیں نہ واپس لیتا۔ (منہاج العابدین، ص199)


www.dawateislami.net

## ﴿41﴾ ایک سال میں مرتبۂ کمال

حضرتِ بی بی رابِعہ بَصریہ رحمۃُ اللہِ علیہا بڑی عمر کی کنیز (یعنی خادِمہ) تھیں، انہیں بصرہ کے بازار میں گُھمایا جاتا تھا مگر عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے کوئی بھی خریدنے میں دِلچسپی نہیں لیتا تھا۔ پھر ایک تاجر کو ان پر رحم آیا اور اس نے انہیں سو دِرہم میں خرید کر آزاد کر دیا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہا نے راہِ آخرت اختیار کر لی (یعنی دن رات عبادت میں مصروف رہتیں) ابھی ایک سال بھی نہ گزرا تھا کہ ان کے مقام و مرتبے کی بلندی کی وجہ سے بصرہ کے عُلَما و مشائخ میں ان کی شُہرت ہو گئی۔ (منہاج العابدین، ص203)

## ﴿42﴾ تمنّائے فاروقی

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہُ عنہ نے کسی سے یہ آیتِ مبارکہ سنی: ﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ شَیْــٴًـا مَّذْكُوْرًا ۝۱﴾ (پ29، الدّھر:1) ترجمۂ کنز الایمان: ”بے شک آدمی پر ایک وقت وہ گزرا کہ کہیں اس کا نام بھی نہ تھا۔“ تو ارشاد فرمایا: کاش! یہ حالت ایسی ہی رہتی (انسان پیدا ہوتا نہ پابندیوں میں آتا)۔ (منہاج العابدین، ص205)

## ﴿43﴾ آدمی نادان ہے

حضرت سیِّدُنا وَہب مُنَبِّہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: آدمی کو نادان پیدا کیا گیا ہے اگر آدمی میں نادانی نہ ہوتی تو کبھی زندگی سے لُطف اندوز نہ ہوتا۔ (منہاج العابدین، ص205)

## ﴿44﴾ قابلِ رشک کون؟

حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: مجھے بڑے سے بڑے نیک بندے پر بھی رَشک نہیں آتا، کیا یہ لوگ قیامت کی ہولناکیاں نہیں دیکھیں گے؟ مجھے تو اس پر رَشک آتا ہے جو پیدا ہی نہ ہوا۔ (منہاج العابدین، ص205)



www.dawateislami.net

## ﴿45﴾ کچھ نہ ہونے کی خوشی

حضرت سیِّدُنا عطا سُلَمی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اگر آگ بَھڑکا کر کہا جائے کہ ”جو خود کو اس میں گِرا دے گا وہ کچھ بھی نہ رہے گا (یعنی وہ کَالْعَدَم ہو جائے گا، اس کا آخرت میں کچھ حساب کتاب نہیں ہوگا)۔“ تو مجھے ڈر ہے کہ اس تک پہنچنے سے پہلے ہی میں خوشی سے مَر نہ جاؤں۔

(منہاج العابدین، ص205)

## ﴿46﴾ چُھٹکارے کی راہ

اے بندے! دنیا سے ایمان سلامت لے جانے کا معاملہ تمہارے وَہْم و گمان سے بھی بڑھ کر سخت اور بڑا ہے مگر تقدیرِ الٰہی میں یہ مُقدَّر ہو چکا ہے اور اس کی تدبیر فرمانے والا غالب علم والا ہے، بندے کے لیے چُھٹکارے کی راہ بس یہی ہے کہ **”وہ بندگی (یعنی عبادت) میں ساری کوشش لگادے، اللہ پاک کی رَسّی کو مضبوطی سے تھامے رکھے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں گِڑگِڑاتا (یعنی عاجِزی واِنکسار کرتا) رہے، اُمّید ہے اللہُ الرّحمٰن اس پر رحم فرما کر اپنے فضل سے اسے سلامتی نصیب فرمادے“**۔ (منہاج العابدین، ص205)

## ﴿47﴾ جنّت کی قدر و منزلت

اس شخص کا کیا حال ہوگا جو ہمیشہ رہنے والی جنّت میں بہت بڑی سلطنت چاہتا ہے، کیا وہ اللہ پاک کے لیے دو رَکعتیں پڑھنے یا دو دِرہم خرچ کرنے یا دو راتیں جاگنے کو بہت بڑا سمجھتا ہے؟ ہرگز نہیں، بلکہ اگر اس کے 10 لاکھ جسم، 10 لاکھ رُوحیں اور 10 لاکھ زندگیاں ہوں اور ہر زندگی دنیا کی عمر جتنی ہو پھر وہ ان تمام زندگیوں کو اس پیارے مطلوب (اُخْرَوِی سَلْطَنت) میں لگادے تب بھی یہ تھوڑا ہے۔ پھر اگر اس کے بعد اپنے مطلوب و مقصود میں کامیابی مِل جائے تو یہ بہت بڑی غنیمت اور اللہ پاک کی طرف سے اس پر بہت بڑا فضل ہے۔

(منہاج العابدین، ص207)



www.dawateislami.net

## اگلے ہفتے کا رسالہ




فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net